ٹیسٹ نمبر: 03

اسلامیات

سوال نمبر: 05

اسلامی سماجی نظام کے بارے میں ایک جامع نوٹ لکھیں:-

تعارف:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور زندگی کے ہر پہلو کے متعلق مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے اسلامی سماجی نظام کے بارے میں بھی مکمل تعلیمات دی ہیں سماجی نظام کے بہتر ہونے سے ہی اسلامی معاشرہ بہتر سے بہترین بنتا ہے اسلام میں سماجی معاشرے کی جو خصوصیات بتائی ہیں اس میں برابری، انصاف، عدل کا پرچار، بھائی چارہ، بلکل حقوق و فرائض وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح ایک سماجی نظام کا بنیادی جز خاندان ہے اسی سے ایک معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ خاندان کے بنیادی اجزاء میں رشتہ دار، میاں بیوی، اولاد اور والدین شامل ہیں علاوہ ازیں اسلام کے معاشرتی نظام میں حاکمیت صرف اللہ کی ہوتی ہے اور لوگوں کا چنا ہوا حکمران اللہ کے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اپنی رعایا کو بھی اسی پر چلاتا ہے۔

اسلام کے سماجی نظام کی خصوصیات:-

اسلام نے ایک مکمل سماجی نظام کی خصوصیات بیان کر دی ہے ان میں چند ایک درج ذیل ہیں:-

1- انسانوں کا افضل ہونا:-

اسلام کے سماجی نظام میں انسان کو افضل قرار دیا گیا ہے اور اس کی قدر و قیمت کا احساس دلایا گیا ہے۔ اسلامی نظام کا سب سے بنیادی پہلو انسان ہی تو ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اور ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر بنایا ہے"
(القرآن)

2- سماج میں برابری کا احساس:-

اسلام میں تمام افراد کو برابر قرار دیا گیا ہے۔ سماجی نظام میں اگر لوگوں کو برابری پر نہیں رکھا جائے گا تو سماجی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

اس کی مثال اس واقعہ سے بھی لی جا سکتی ہے کہ جب قریش کی عورت نے چوری کی اور لوگوں نے انہیں بچانے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کی مثال دے کر کہا کہ اگر وہ بھی چوری کرتی تو وہ معاف نہیں کرتے۔

3- سماج میں بھائی چارہ:-

اسلام کے مطابق سماجی نظام میں بھائی چارے کو فروغ حاصل ہونا چاہیے لوگوں کے درمیان اچھے تعلقات قائم ہونے چاہیے جس کی مثال مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت دیکھی جا سکتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلے **مواخات مدینہ** کیا اور مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنایا۔

4- سماج میں جنسی تفریق نہ ہونا:-

سماجی نظام میں امن و اطمینان اور خوشگواریت کا
احساس دلانے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں جنسی تفریق
ہرگز نہ کی جائے۔ معاشرے میں تمام اجناس کو برابر کے حقوق
و فرائض حاصل ہوں۔ آپ ﷺ کے دور میں صرف مرد ہی
نہیں بلکہ عورتیں بھی کام کرتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ
خواتین بھی احادیث یاد کرتی تھیں۔

5۔ سماج میں جوابدہی کا رواج:-

اسلام کے مطابق سماج کا ہر شخص اپنے اعمال کے
لیے جوابدہ ہے کیونکہ کسی کا ایک عمل سماج میں دوسرے
پر اثر کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے واضح بتایا
ہے کہ حکمران، سربراہ، بیوی، شوہر، وغیرہ سب
جوابدہ ہیں۔

6۔ اسلام کا رواج:-

اسلام کے سماجی نظام میں سب سے اہم بات یہ
ہے کہ وہاں اسلام کا راج ہو۔ حاکمیت صرف اللہ کی ہو۔
وہاں سچ، ایمانداری، پاکیزگی ہو۔ قرآن میں ارشاد
ہے کہ:-

"تم لوگوں میں سے بہترین قوم ہو، تم بھلائی کی
دعوت دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔"

(القرآن)

حضرت محمد ﷺ کے دور میں قائم کردہ نظام جس سے سماج کی فلاح و بہبود ہو سکی:-

1) صحت کا نظام۔

2) تعلیم کا نظام۔

اسی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام میں انسانی جان و زندگی اور تعلیم کی کتنی اہمیت ہے۔

1- صحت کا نظام:-

حضرت محمدؐ کے تمام نسخے طبِ نبوی سے مل سکتے ہیں۔ طبِ نبوی اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی صحت سب سے بڑھ کر ہے اور اسلام نے بھی اس پر بھرپور توجہ دیا ہے۔

2- تعلیم کا نظام:-

حضرت محمدؐ کے دور میں اس پر بہت سا کام ہوا جس سے اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اسلام کی پہلی درس گاہ صفہ اس بات کی مثال ہے کہ آپؐ نے تعلیم پر کتنی توجہ دی ہے اسی طرح دارِ ارقم جو مدینہ میں بنائی گئی تھی وہ بھی اس بات کی واضح مثال ہے۔

اسلام میں سماج کا ڈھانچہ:-

اسلام میں سماجی نظام کا بنیادی جز خاندان ہے اور خاندان کے بہتر ہونے سے ہی سماج بہتر ہوتا ہے۔ خاندان ہی وہ اصل سرا ہے جس سے سماج جڑا ہے۔

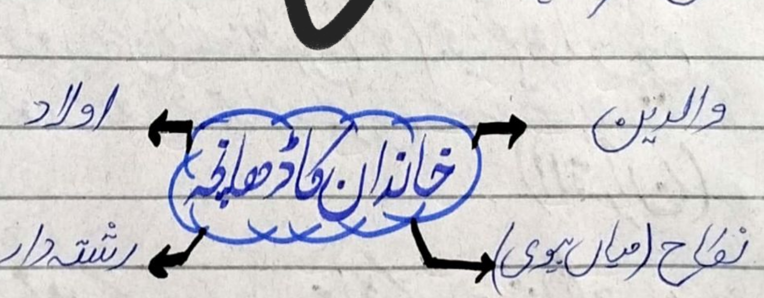

یہی وہ چار جز ہیں جن کی بنا پر خاندان تشکیل پاتا ہے اور جس کی وجہ سے پھر ایک سماج بنتا ہے۔

والدین:

والدین ہی وہ ہستی ہیں جن کی وجہ سے انسان اس دنیا میں آتا ہے۔ اسلام میں والدین کا بہت زیادہ مقام و مرتبہ ہے اور ان کی عزت کرنے کی تلقین کافی دفعہ کی گئی ہے قرآن میں ارشاد ہے کہ:

"اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو اور جب ان میں سے کوئی بڑھاپے کی عمر میں پہنچ جائے تو ان کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔"

(القرآن)

اولاد:

اولاد خاندان کا وہ جز ہے جو اگلی نسل کی بنیاد ہوتی ہے۔ اسے مکمل توجہ اور محبت سے پالنے کو کہا گیا ہے۔ اولاد کی تربیت ماں باپ پر فرض کی گئی ہے اور ان کے اخراجات عقیقہ اٹھانے کی ذمہ داری بھی عائد کیا گیا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے کہ:

"اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے نہ قتل کرو۔"

(القرآن)

نکاح (میاں بیوی):

رشتہ ازدواج سے ہی وہ پہلا رشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کو اسی رشتے سے منسلک کیا اور خاندان کا بھی یہ اہم حصہ ہے۔ معاشرے میں بے حیائی اور برائی کو روکنے کا بہترین طریقہ نکاح ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔"

(القرآن)

رشتہ دار:-

اسلام میں سماجی نظام کی بنیاد ہی صلہ رحمی پر رکھی گئی ہے۔ رشتہ داروں سے ہی سماج میں پیدا ہونے والی رسم و رواج اور ثقافت فروغ پیدا ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کے بارے میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ سب سے پہلے آپ کی زکوۃ کے حقدار ہیں۔

حدیث میں ہے کہ:-

"خالہ ماں کے برابر ہے۔"

ایک اور جگہ فرمایا:

"خبردار رکھو انسان کا چچا اس کے باپ کے برابر ہے۔"

(الحدیث)

حاصل کلام:

اسلام کے سماجی نظام کی نشو و نما اور بہبود کے لیے ضروری ہے کہ سماج میں ہر شخص کو برابری کے حقوق حاصل ہوں۔ غریب اور امیر ایک تصور کیے جائے۔ وہ سماج اسلامی اصولوں کے مطابق ہوتا ہے جہاں سچائی کا درس ہو، جہاں جینے سے بالاتر تفریق ہو کر بات کی جائے اور جہاں انسان کو انسان سمجھا جائے۔ سماجی نظام کا بنیادی جز خاندان ہے اگر خاندان اچھا ہو جائے گا تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

16

سوال نمبر 5

امت مسلمہ کو درپیش مسائل کو اجاگر کریں اور ان کا حل پیش کریں۔

تعارف:-

امتِ مسلمہ کے چیلنجز ہمیشہ سے رہے ہیں کبھی ان کا اثر زیادہ ہوا ہے اور کبھی بہت کم لیکن ان کا حل بھی امت مسلمہ کے پاس موجود ہے بس کمی ہے تو اس پر عمل پیرا ہونے کی۔ کرپشن کی نااتفاقی، تمام مسلم ممالک کا یکجا نہ ہونا، اسلامی تنظیموں کا اپنا کردار ادا نہ کرنا اور مدارس اور سکولز میں اسلامی تعلیم کا فروغ نہ ہونا امت مسلمہ کے لیے موجودہ چیلنجز ہیں ان مسائل کا حل اسی صورت ممکن ہے جب تمام امت یکجا ہو جائے، میڈیا اپنا مثبت کردار ادا کرے اور اسلام کا تصور لوگوں کو مثبت دکھایا جائے۔ تمام مسلم ممالک اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف کر کے اجتماعی مفادات کی طرف راغب ہوں تب ہی ممکن ہے کہ امت مسلمہ موجودہ چیلنجز سے نبٹ سکے۔

امتِ مسلمہ کو درپیش موجودہ چیلنجز:-

سر سید احمد خان کے مطابق:

"زمین پر ایسی کوئی بلا نہیں آئی جس نے کسی مسلمان کے گھر کا رخ نہ کیا ہو"

اسی بات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو ہی آزماتا ہے اور ان کی اس آزمائش سے ان

ان کے لیے آخرت میں بہتری کرتا ہے۔
امت مسلمہ کو پیش موجودہ چیلنج بھی صرف ایک آزمائش ہیں اور جلد یا بدیر ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا اور انسان ایک بار پھر پوری دنیا پر حکومت کریں گے امت مسلمہ کو درپیش مسائل درج ذیل ہیں۔

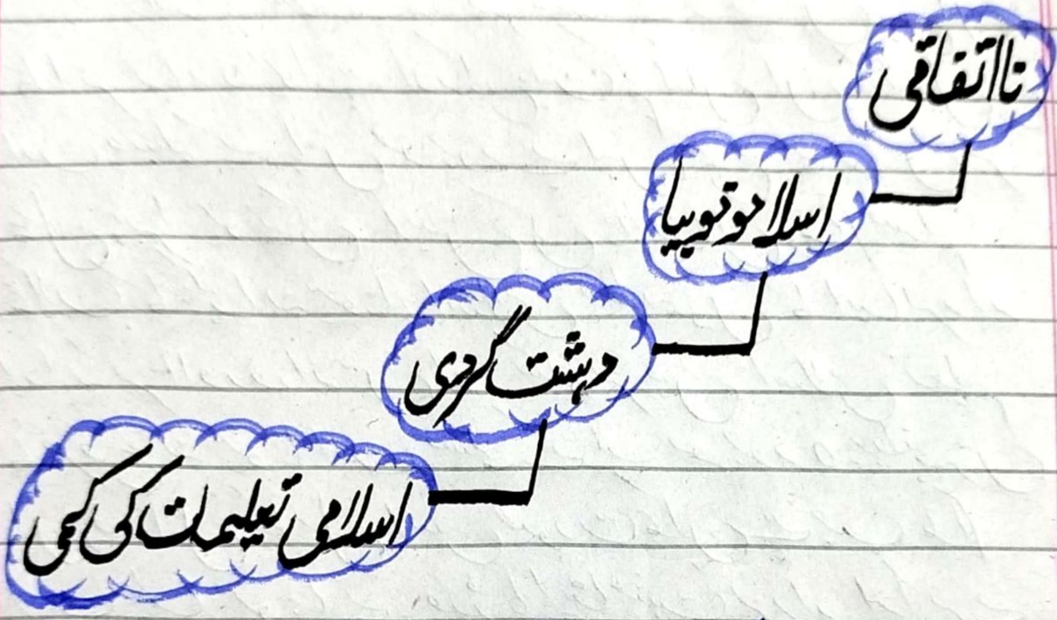

1- امت مسلمہ کے درمیان نااتفاقی :-

نااتفاقی ہی وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے آج مسلمان اس قدر مسائل کا میں گھرے پڑے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہوتا تو آج دل کے حالات مختلف ہوتے اور امت مسلمہ کو عروج حاصل ہوتا۔ ہر کسی کو اپنی اپنی ذاتی مفادات کی فکر ہے کسی کو امت کا درد نہیں جبکہ ہر گروہ مسلمان امت مسلمہ کا حصہ ہے

بقول اقبال :

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بےتاب ہو جائے

2- اسلاموفوبیا:-

اسلام تو امن کا گہوارہ ہے اسلام تو امن اور اتحاد کا درس دیتا ہے لیکن امت مسلمہ کے اعمال کی وجہ سے پوری دنیا میں اسلام کی تصویر بری بن چکی ہے۔ لوگ اسلام کے نام سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ داڑھی اور حجاب انہیں جہاں نظر آتا ہے وہ لوگ ان کو بری نظر سے دیکھتے ہیں۔

افغانستان میں طالبان کی حکومت نے مزید اسلاموفوبیا کو فروغ دیا ہے۔

3- دہشت گردی:-

[illegible] واقعے نے اسلام کی [illegible] کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ وہ پہلا واقعہ تھا جب دہشت گردی کرنے والے مسلمان تھے گو وہ اسلام کے مطابق مسلم نہیں تھے کیونکہ انہوں نے انسانیت کا قتل کیا لیکن دنیا کے لیے وہ آج بھی مسلمان دہشت گرد ہیں۔ امت مسلمہ کے لیے یہ سب سے بڑا چیلنج بن چکا ہے کیونکہ لوگ انہیں دہشت گردوں کے سانچے سے دیکھتے ہیں۔

4- اسلامی تعلیمات کی کمی:-

امت مسلمہ کو سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ان کے پاس اسلامی تعلیمات نہیں ہیں۔ اگر تعلیمات کسی کے پاس ہیں بھی تو ان پر عمل نہیں ہے۔ امت مسلمہ اپنا بنیادی مقصد بھول چکے ہیں۔

بقول شاعر:-

ع گنوا دی ہم نے جو میراث پائی تھی اسلاف سے
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز کا حل:

1- اسلامی تنظیموں کا مثبت کردار
2- میڈیا کا مثبت کردار
3- اسلامی ممالک کے اتحاد کی کوششیں
4- مدارس اور سکول میں دین کا فروغ